www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ
ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ھے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ھے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:25 ☆ تاریخ:18 جون 2018 تا 24 جون 2018ء بمطابق 03 شوال تا 09 شوال 1439ھ ☆ صفحات:16

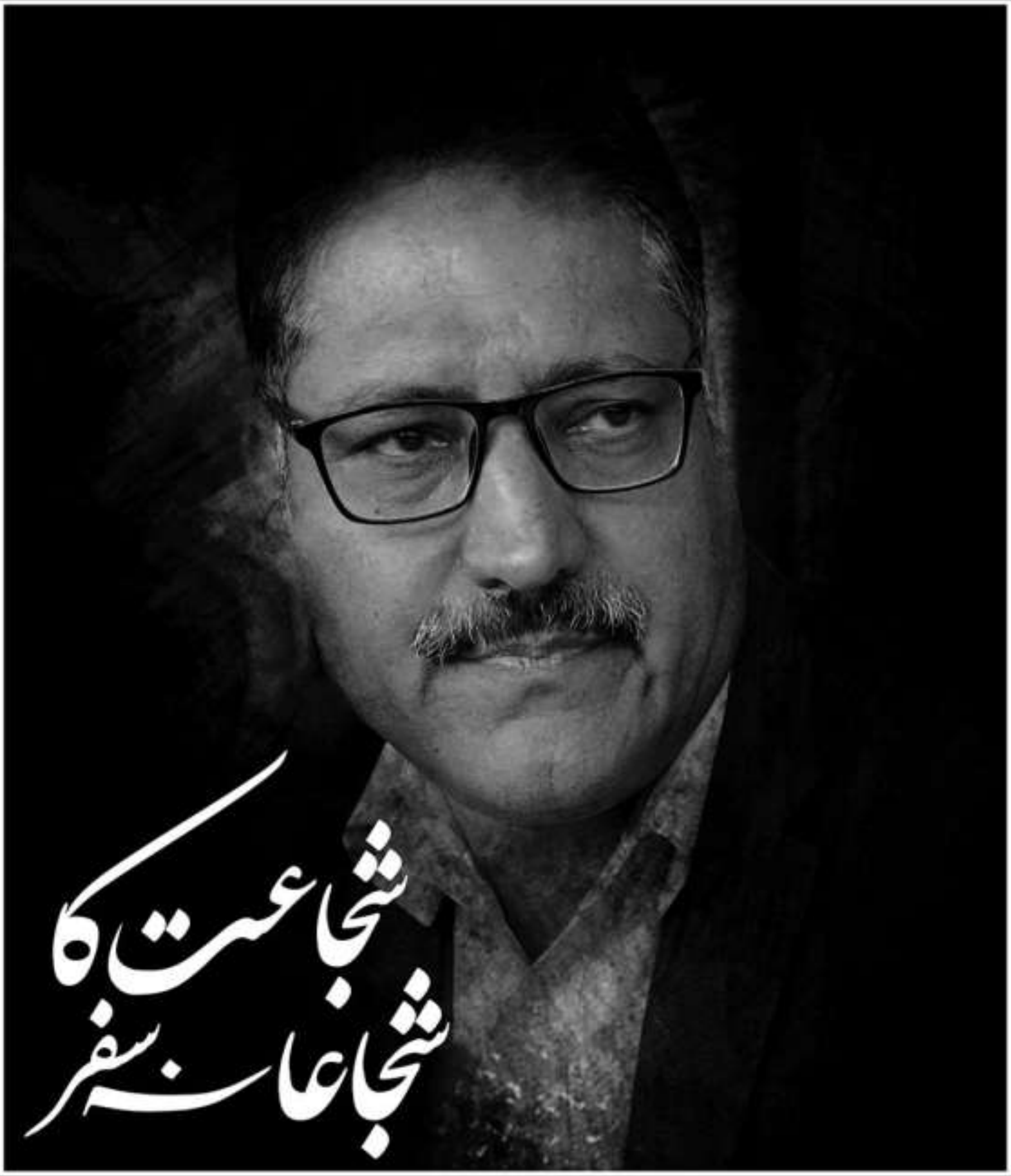

مسئلہ فلسطین اور نفاق پرور سیاست کا المیہ

عادل فراز

آج مسلمانوں کا بڑی طاقتوں سے خوفزدہ ہونا اور انکے ہاتھوں اپنا دین و ایمان بیچ دینا انکی ایمانی کمزوری کو ثابت کرتاھے۔ آج وھی مسلمانوں کے دوست اور سرپرست ھیں جنکی دوستی اور سرپرستی کے لئے قرآن نے منع کیاھے۔

آج ایک بار پھر فلسطین کے مظلوموں کی حمایت میں قلم اٹھایا تو احساس ہوا کہ پھر میں کچھ لوگوں کی دل آزاری کا مرتکب ہوں گا۔ کوئی بھی حق پرست یہ سوال کرسکتا ہے کہ فلسطین کے مظلوموں کی حمایت کے جرم میں صرف اخباری خاقتیں ناراض ہوسکتی ہیں تو انہیں ناراض ہونے دو۔ مگر یہاں تو مسئلہ کی نوعیت ہی مختلف ہے۔ عالم استکبار مستضعفین فلسطین کی حمایت کو ناقابل معافی جرم سمجھتا ہے تو مجھ جیسے افراد اسکے مجرم ہیں۔ اس جرم کے بار بار ارتکاب پر نہ ہم پشیمان ہیں اور نہ انکی نظروں میں چڑھنے پر اپنی جان کا خوف ستا رہا ہے۔ میں تو ان افراد کی ناراضگی اور دل آزاری کی بات کررہا ہوں جو خود کو فلسطین کا بڑا حامی اور مظلوم پرست ثابت کرتے ہیں مگر جب ان فرمانرواؤں اور مسلمان ملکوں کی خاموشی اور نفاق پر سوال قائم کئے جاتے ہیں تو یہ مظلوم پرست نام نہاد فلسطینیوں کے خلاف نام نہاد اسلامی ممالک اور فرمانرواؤں کی حمایت میں اتر آتے ہیں۔ ٹرمپ کے دورۂ سعودی عرب کے وقت میں نے اپنے کالم "چوہوں کے دیس میں بلی کا حج" میں لکھا تھا کہ سعودی عرب کی امریکہ دوستی کا راز کیا ہے؟ کیوں سعودی عرب امریکہ و اسرائیل کے سامنے بھیگی بلی کی طرح دم ہلاتا رہتا ہے۔ ٹرمپ کے اس دورہ کے پس منظر میں جن خدشات کا اظہار کیا گیا تھا وہ بعض دوستوں کو بہت ناگوار گزرا۔ ایک فاضل سیاسی تجزیہ نگار نے میرے اس کالم کو ایک پورٹل سائٹ پر شائع میرے مضمون پر کمنٹ کرتے ہوئے لکھا "بھائی، امریکہ سے ساری دنیا ڈرتی ہے۔ روس اور چین بھی امریکہ سے خوف کھاتے ہیں۔ اتنی بڑی بڑی طاقت رکھنے والے ممالک جس سے خوف کھاتے ہیں اس سے سعودی ڈر جائے، اپنے ملک کو بھی افغانستان، عراق، شام، لیبیا بنا دے؟ جارجیا میں حال ہی میں امریکہ نے وارننگ دے دی تھی کہ اگر روس نے فوج پیچھے نہیں کی تو امریکہ حملہ کردے گا۔ روس نے چپ چاپ فوج پیچھے کرلی۔ چین نے کہا تھا کہ جنوبی چین کے سمندر پر وہ کسی کی موجودگی برداشت نہیں کرے گا، یہ سنا تھا کہ امریکہ نے اپنا فوجی بحری بیڑہ جنوبی چین کے سمندر میں بھیج دیا اور چین سے کہا کہ مار کے دکھاؤ، چین نے خاموشی اختیار کرلی۔ اب اس امریکہ سے سعودی ڈر جائے تو؟"

مجھے یقین تھا کہ انہیں حالات کا صحیح علم نہیں ہے۔ سعودی عرب سے اندھی عقیدت کی بنیاد پر وہ ایسی باتیں کررہا ہے۔ لہذا میں نے احتیاط سے جواب دیتے ہوئے کہا "بھائی معلوم ہوتا ہے آپ قرآن کریم کے مطالعہ سے دل نہیں لگاتے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ نے صاحبان ایمان کو ایسی روحانی طاقت عطا کی ہے جو کبھی باطل کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرسکتی۔ اس روحانی طاقت کا مسلمان کو احساس نہیں ہے مگر صاحبان ایمان کو بخوبی ہے۔ آپ کے بقول سعودی عرب اس لئے اسلام دشمن ٹرمپ اور امریکہ کی غلامی کررہا ہے تاکہ اسکے حالات شام و بحرین و لیبیا جیسے نہ ہوجائیں۔ یعنی آپ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ظالم سے جنگ کے خوف کی بنیاد پر دبا جاسکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے آپ کے تاریخی مطالعہ اور حیات رسول اکرم سے ناواقفیت پر ترس آتا ہے۔ احزاب کی جنگ میں بھی دشمنوں کا عظیم اتحاد سامنے آیا تھا مگر رسول اللہ اس عظیم اتحاد سے مرعوب نہیں ہوئے۔ جنگ ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ وفات رسول اللہ کے بعد مسلمان روم، ایران، سندھ اور دیگر علاقوں پر قابض ہوئے جبکہ مسلمانوں کی طاقت انکے مقابلے میں بہت کم تھی، انکے باوجود فتحیاب ہوئے۔ یعنی مسلمان کبھی بڑی طاقتوں سے خوفزدہ نہیں ہوا۔ بقول اقبال:

دشت تو دشت ہیں صحرا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

آج مسلمانوں کا بڑی طاقتوں سے خوفزدہ ہونا اور انکے ہاتھوں اپنا دین و ایمان بیچ دینا انکی ایمانی کمزوری کو ثابت کرتا ہے۔ آج وہی مسلمانوں کے دوست اور سرپرست ہیں جنکی دوستی اور سرپرستی کے لئے قرآن نے منع کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے "اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی ایک کے ساتھ دوستی کرے گا وہ بلاشبہ انہیں میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔ المائدہ (51) قرآن نے واضح طور پر اعلان کردیا ہے کہ یہود و نصاریٰ اسلام دشمنی میں متحد ہیں اس لئے ان کی دوستی سے باز رہو۔ اسکے باوجود ان کی دوستی کے لئے مرے جانا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں تعلیمات قرآن پر یقین نہیں ہے۔ امریکہ خواہ کتنی بھی بڑی طاقت کیوں نہ ہو مگر مسلمان کو اللہ پر توکل ہونا چاہئے۔ اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے "میرے علاوہ کسی بھی طاقت سے مت ڈرنا"۔ افسوس کہ آج مسلمان کو امریکہ اور اسرائیل جیسی طاقتوں پر تو ایمان ہے مگر قول قرآن کریم پر یقین نہیں ہے۔

نوجوان نسل اپنے ضمیر سے سوال کرے کہ اگر سعودی عرب کو اسلام اور مسلمانوں سے اتنی ہی ہمدردی ہے تو پھر وہ فلسطینیوں پر ہورہے ظلم و تشدد کے خلاف آواز احتجاج بلند کیوں نہیں کرتا۔ اندھے مقلد پھر فرار کا جواز پیش کریں گے کہ سعودی عرب اپنا تحفظ کرے یا فلسطینیوں کے حق کے لئے آواز اٹھائے۔ تو صاحب ہم ایسی نام نہاد اسلامی حکومت کو تسلیم نہیں کرسکتے جو صرف اپنے ذاتی مفاد کے لئے کام کررہی ہو، جسے عالم اسلام کے حالات پر تشویش نہ ہو۔ رسول اسلام کا فرمان ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، اگر کسی ایک عضو کو تکلیف پہونچتی ہے تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ کیا آپ سعودی عرب کو ایسا پاتے ہیں؟"۔ اسکے بعد ان صاحب کا کوئی جواب نہیں ملا۔ لیکن یہ ضرور معلوم ہوگیا کہ ہمارے نوجوان آج بھی نام نہاد اسلامی ملکوں کی اندھی تقلید کررہے ہیں۔ انہیں حالات اور موجودہ سیاست کا صحیح علم نہیں ہے۔ بعض کو مولوی حضرات نے گمراہ کررکھا ہے اور کچھ حقائق کا علم ہوتے ہوئے بھی تجاہل عارفانہ کا شکار ہیں۔ یہ دونوں ہی معاشرہ کے لئے ناسور ہیں۔ ظاہر ہے ایسے افراد نہ تو فلسطین کے مظلوموں کی حمایت میں لب کھولنے کی جرأت کرسکتے ہیں اور نہ امریکہ و اسرائیل کے فاسد اور اسلام دشمن منصوبوں کے خلاف محاذ آرا ہونے کی ہمت رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو "عالمی یوم قدس" کے موقع پر یہ کہہ کر اپنا دامن بچا لیتے ہیں کہ یہ تحریک تو ایرانیوں کی دین ہے، یعنی خالص شیعوں کی تحریک ہے اس لئے ہمارا "عالمی یوم القدس" سے کیا سروکار ہے۔ افسوس ہوتا ہے ایسی فکروں پر اور ایسی نوجوان نسل پر۔ اگر ایران دشمنی میں مظلوموں کی حمایت سے دستبردار ہونا باعث ثواب ہے تو ایسے دین اور عقیدہ کا اللہ ہی مالک ہے۔

یروشلم میں امریکی سفارتخانہ کی منتقلی کے بعد مشرق وسطی کی سیاست کا منظر نامہ تیزی سے بدل رہا ہے۔ امریکہ نے یروشلم (بیت المقدس) کو عالمی برادری کو دھوکہ دکھاتے ہوئے اسرائیل کا پایہ تخت تسلیم کرلیا ہے۔ جس وقت امریکہ یروشلم میں اپنا سفارتخانہ منتقل کررہا تھا اس کے خلاف نہتے مظلوم فلسطینی اسرائیلی سرحد پر پرامن احتجاجی مظاہرہ کررہے تھے۔ مگر اسرائیلی فوج نے ان مظاہرین پر بمباری کی اور مظلوموں کا قتل عام کیا۔ حیرت ہوتی ہے کہ اس قتل عام کے خلاف مسلمان سڑکوں پر نظر نہیں آئے۔ کبھی سوچا ہے کیوں؟۔ کیونکہ نوجوان نسل کو یہ باور کرادیا گیا ہے کہ امریکہ و اسرائیل کے خلاف احتجاج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تمام اسلامی ملک اس کی حمایت میں کھڑے ہوئے ہیں۔ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ صرف زبانی مذمت کرکے بیٹھ جاتے ہیں اور بس۔ دوسرے ہماری نوجوان نسل اسلامی ملکوں کی طرف تکتی رہتی ہے کہ آخر اس واقعہ پر ان کا کیا ردعمل سامنے آتا ہے۔ اس کے بعد یہ نسل اپنا لائحہ عمل طے کرتی ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ یعنی مظلوموں کی حمایت اور ظالم کے خلاف احتجاج کرنے میں بھی ہم اندھی تقلید کرتے ہیں۔

نوجوان نسل کو غور کرنا چاہئے کہ امریکی سفارت خانہ کا یروشلم منتقل کرنا ایک دور رس سیاسی فیصلہ ہے۔ ابھی تک فلسطین اور اسکے حامی یہ دعوی کرتے تھے کہ یروشلم پر پہلا حق مسلمانوں کا ہے اور بیت المقدس کی سرزمین پر اسرائیل کا غاصبانہ قبضہ ہے۔ عالمی سطح پر بھی یہ مشہور تھا کہ اسرائیل ایک ریاست کا نام نہیں ہے بلکہ وہ فلسطین کی زمین پر جابرانہ تسلط کے بعد خود کو ایک آزاد اور مکمل ریاست کا نام دیتا ہے۔ فلسطینیوں کی مزاحمت اور قربانیوں کے پس پردہ جہاں دیگر عوامل کارفرما ہیں وہیں ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ اسرائیل اپنے غاصبانہ و آمرانہ قبضہ سے آزاد کرے۔ مگر صہیونی سازشوں اور منصوبہ بندیوں کے نتیجہ میں فلسطینیوں کی سالہا سال کی محنت اکارت ہوتی نظر آتی ہے۔ امریکہ اور کئی دیگر ممالک نے اپنے سفارت خانے یروشلم منتقل کرکے یروشلم کو اسرائیل کا پایہ تخت تسلیم کرلیا۔ یہ کبھی نہ ہوتا اگر تمام مسلمان ممالک امریکہ کی غلامی سے آزاد ہوتے۔ اس غلامی کا انجام یہ ہوا کہ مسلمانوں کا پہلا قبلہ آج صہیونیوں کا پایہ تخت بن چکا ہے اور مسلمانوں میں اتنی بھی سکت نہیں بچی ہے کہ وہ عالمی سطح پر اس فیصلے کا بائیکاٹ کرسکیں۔ وہ مسلمان ممالک جن میں آج بھی امریکہ و اسرائیل نوازی میں ایک دوسرے پر سبقت لینے کی ہوڑ مچی ہو ان سے بیت المقدس کے تحفظ اور فلسطینیوں کی حمایت کی امید رکھنا بھی جرم ہے۔ سعودی شہزادہ کا بیان اس دعوی کی دلیل ہے جس نے امریکی سفارتخانہ کی منتقلی کے بعد کہا تھا کہ "مسئلہ فلسطین حل ہونے کے بعد اسرائیل سے فوری تعلقات بحال ہوسکتے ہیں، کیونکہ اسرائیل اور سعودی عرب کا دشمن ایک ہے اور ہمارے مفادات مشترک ہیں"۔ اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ سعودی عرب کو مسئلہ فلسطین کے حل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ تو اپنے روایتی حریف "ایران" کو شکست دینے کیلئے اسرائیل کے ساتھ ہاتھ ملائے ہوئے ہے۔ یعنی ایران دشمنی میں قرآن کے واضح اعلان "یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرو" اور فرمان رسول "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے" کو نظر انداز کرکے سعودی عرب اسلام دشمن طاقتوں کی گود میں جا بیٹھا ہے۔ محمد بن سلمان کا یہ بیان کہ اسرائیل اور سعودی عرب کے مفاد مشترک ہیں، مشرق وسطی کی سیاست کا پورا منظرنامہ صاف کردیتا ہے۔ اگر اس بیان کے بعد "اندھے بھکت" یہ سمجھنے سے معذور ہیں کہ سعودی عرب کی حقیقت کیا ہے اور اسکے مسلمان نما چہرے کے پیچھے اسلام دشمن چہرہ چھپا ہوا ہے تو انہیں سوائے اللہ کے کوئی دوسرا ہدایت نہیں دے سکتا۔ یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ سعودی عرب جیسے مسلمان ملکوں سے فلسطینیوں کو بھی کوئی امید نہیں ہے۔ فلسطین تو ان مسلمانوں کی طرف نگراں ہے جنکی حمیت اور غیرت ابھی مردہ نہیں ہوئی ہے۔

امریکہ نے یروشلم میں سفارتخانہ کی منتقلی نہیں کی بلکہ عالم اسلام کی حمیت کو للکارا ہے۔ اس فیصلے کے خلاف عالمی سطح پر جو ردعمل سامنے آنا چاہئے تھا وہ نہیں آیا۔ جو بیانات میڈیا میں آئے ان میں امریکہ و اسرائیل کے اس فیصلے کی مذمت کے بجائے خوف کی جھلک تھی۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اپنے ناقدین کو خاموش کرانے کے لئے رسمی بیانات دیے جارہے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی استکبار عالم اسلام کے ردعمل کو مکھی کی بھنبھناہٹ سے بھی زیادہ حقیر سمجھتا ہے۔ اگر یہ مخالفانہ ردعمل متحدانہ طور پر ظاہر ہوتا تو نتائج مثبت ہوتے اور استعماری نظام کی چولیں ہل جاتیں۔ مگر جن مسلمان ملکوں کا نظام استعماریت کا پروردہ ہو وہ کبھی اسکے خاتمہ کے لئے متحد نہیں ہوسکتے۔ عالم اسلام کو سمجھنا چاہئے کہ آخر صہیونیت کا پہلا ہدف مسلمان اور انکے آثار ہی کیوں ہوتے ہیں؟ آخر مسلمان ملکوں کو تباہ کیوں کیا جارہا ہے؟۔ قدرتی ذخائر جو اللہ نے مسلمانوں کو عطا کئے تھے رفتہ رفتہ صہیونیوں کے تسلط میں کیوں جارہے ہیں؟۔ استعمار عالم اسلام کو اپنے گنتی بردارں سے زیادہ اہمیت کیوں نہیں دیتا۔

اس نفاق پرور سیاست کی تہہ تک پہونچنے کے لئے سعودی وزارت خارجہ کے اس بیان کو ملاحظہ کریں جو امریکی سفارتخانہ کی منتقلی کے بعد سعودی عرب کی طرف سے ردعمل کے طور پر میڈیا میں دیا گیا ہے۔ سعودی عرب کی وزارت خارجہ نے نہتے فلسطینی شہریوں پر اسرائیلی فوج کی فائرنگ اور حملوں کی شدید مذمت کی ہے اور اپنے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی عوام کے جائز حقوق کی بحالی اور نصب العین کے حصول کے لیے ان کے ساتھ کھڑا ہے"۔ سوال یہ ہے کہ سعودی عرب مظلوم فلسطینیوں کی حمایت میں کہاں نظر آتا ہے؟ سعودی عرب فلسطینیوں کے قتل عام کی مذمت تو کرتا ہے مگر امریکی سفارتخانہ کی منتقلی کی مخالفت میں بیان جاری نہیں کرتا۔ کیوں؟ کیا سرکاری سطح پر دنیا کو دکھانے کے لئے ایک مذمتی بیان جاری کردینا کافی ہے۔ سعودی عرب نے جس عزم کا اعادہ کیا ہے وہ کبھی فلسطین کی حمایت میں اسرائیل کے خلاف دکھائی نہیں دیا۔ ٹرمپ کو اپنے گھر میں بلا کر انکی پذیرائی کرنے والے اور عالم اسلام کے خلاف سرزمین وحی پر صہیونی سازشوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے منصوبہ بندی کرنے والے انہی کے خلاف کیسے قیام کرسکتے ہیں۔ لہذا سعودی عرب مظلوموں کی ہمدردی میں نفاق سے کام نہ لے بلکہ عمل کرکے ظالموں کے خلاف میدان عمل میں اتر جائے اور فتح یا کامیابی اللہ کی طرف سے ہے۔

adilfaraz2@gmail.com

شجاعت قتل معمہ

پولیس کو 3 مشتبہ افراد کی تلاش ، لوگوں سے تعاون طلب ،موٹر سائیکل پر سوار شک آور افراد کی تصاویر جاری

سری نگر / کے این این / پولیس نے جمعرات کو رات دیر گئے موٹر سائیکل پر سوار تین نامعلوم افراد کی ایک تصویر منظر عام پر لائی ، جن کے بارے میں شبہ کیا جاتا ہے کہ یہی شجاعت بخاری کی ہلاکت میں ملوث ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ، ریاستی پولیس کی جانب سے جاری کردہ بیان میں لوگوں سے تعاون طلب کیا گیا ہے کہ موٹر سائیکل پر سوار تین نوجوانوں کی شناخت میں مدد دی جائے۔ کے این این کے مطابق ریاستی پولیس نے جمعرات کو معروف صحافی و رائزنگ کشمیر کے مدیر اعلیٰ شجاعت بخاری کے مبینہ قاتلوں کی تصاویر شیئر کی ہے۔ پولیس نے عوام سے ان کی شناخت کے لئے مدد بھی طلب کی ہے۔ پولیس نے اپنے سرکاری بیان میں کہا ہے کہ اس حملے میں ملوث لوگوں کی شناخت میں پولیس کی مدد کریں۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے پولیس نے رابطے کے لیے کئی نمبرات بھی جاری کیے ہیں، جو درج ذیل ہیں 3 2 6 0 7 7 9 6 5 9پی سی آر سرینگر 0194247756895962225519596222550اور پولیس کنٹرول روم کشمیر 100 میں رابطہ کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ پولیس نے کہا کہ ملزمین سے متعلق کسی بھی طرح کی اطلاعات ومعلومات یا سراغ دینے والے کا نام پورے طریقے سے پوشیدہ رکھا جائے گا۔ یاد رہے کہ پریس کالونی سرینگر میں جمعرات کو سینئر صحافی شجاعت بخاری کا نامعلوم حملہ آوروں نے گولی مار کر قتل کر دیا ہے۔ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے شجاعت بخاری پر اس وقت گولیاں چلائیں جب وہ لال چوک پریس انکلیو میں واقع اپنے آفس سے کار میں سوار ہو کر افطار پارٹی کیلئے نکل رہے تھے۔ مسلح حملہ آوروں نے انہیں ان کے دفتر کے باہر گولی ماری۔ وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے اس حملہ کو تشدد کی نئی مہم سے تعبیر کیا۔ انہوں نے بخاری کے موت پر گہرے رنج وغم کا بھی اظہار کیا۔ اس دوران پولیس نے واقعہ کے حوالے سے تحقیقات کیلئے (ایس آئی ٹی) تشکیل دی جس کی سربراہی کشمیر رینج کے ڈپٹی انسپکٹر کریں گے۔ اس دوران پولیس نے چار مشتبہ افراد میں سے ایک کی گرفتاری عمل میں لائی ہے جس کے قبضے سے شجاعت بخاری کے پی ایس او کا پستول برآمد کیا گیا ہے۔

حملہ بزدلانہ فعل: وزیر داخلہ

نئی دہلی/ انڈیا کے وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ نے شجاعت بخاری کے قتل کو ایک بزدلانہ فعل قرار دیا ہے۔ اپنے ایک ٹویٹر پیغام میں انھوں نے کہا یہ کشمیر میں دانشمندانہ بات کرنے والوں کو خاموش کرنے کی کوشش ہے۔ نامور صحافی کی ہلاکت اور پے در پے حملوں کے بعد وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ نے وزیر اعظم ہند کو ریاست کی تازہ ترین سیکورٹی صورتحال پر جانکاری فراہم کی۔ شجاعت بخاری کی ہلاکت اور عسکریت پسندوں کے پے در پے حملوں کے بعد مرکزی وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ نے وزیر اعظم ہند نریندر مودی کو ریاست جموں وکشمیر کی تازہ ترین صورتحال پر جانکاری فراہم کرتے ہوئے کہا کہ سیکورٹی فورسز کسی بھی چیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر داخلہ اور وزیر اعظم ہند کے درمیان دو گھنٹے تک میٹنگ منعقد ہوئی جس دوران سرگرم عسکریت پسندوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لانے پر اتفاق کیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ کے دوران فوری طور پر یک طرفہ سیز فائر کو ختم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

ہلاکت قابل مذمت: علامہ حامی

سرینگر / شجاعت بخاری منکسر، دیانت دار، نڈر اور بے باک صحافی تھا۔ صحافت کا دور پوری دنیا میں آزادانہ منصفانہ تصور کیا جاتا ہے اس لئے جمہوری نظام میں صحافت کو چوتھا ستون تصور کیا جاتا ہے۔ ان باتوں کا اظہار امیر کاروان اسلامی پیر طریقت علامہ غلام رسول حامی نے جمعۃ المبارک کے موقعے پر ہزاروں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ امیر کاروان اسلامی نے سینئر صحافی کے قتل پر اپنے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آزاد صحافت کا قتل انسانیت کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا شجاعت بخاری کا قتل انتہائی قابل مذمت ہے کیونکہ اسلام کسی کا بھی قتل کا جواز فراہم نہیں کرتا ہے۔ تاہم یہ بات انتہائی سنجیدہ ، لائق غور وفکر اور افسوسناک ہے کہ ایسے واردتوں کے پیچھے کون لوگ کارفرما ہیں۔

قتل کی فوری تحقیقات کی جائے : سوز

سری نگر / سابق مرکزی وزیر پروفیسر سیف الدین سوز نے کہا ہے کہ سید شجاعت بخاری کا بہیمانہ قتل ان ظالموں نے کیا ہے جو اس آواز کو خاموش کرانا چاہتے تھے جو مسئلہ کشمیر کو ہندوستان ، پاکستان اور کشمیر کے لوگوں کے درمیان باہمی طور بامقصد مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کی وکالت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سید شجاعت بخاری کو اس بات کی بہت فکر رہتی تھی کہ کشمیر کے لوگ طرح طرح کی مشکلات اور مصائب کے شکار ہو گئے ہیں کیونکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی اور دشمنی کی فضا قائم ہو گئی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ چونکہ ہمسائیگی کو بدلا نہیں جا سکتا اس طرح ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوستی اور ہم آہنگی کی فضا لازمی عمل ہے۔

حملہ پوری صحافتی برداری پر حملہ ہے: کشمیر پریس کلب

سرینگر / کشمیر پریس کلب نے شجاعت بخاری کو قتل کرنے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سینئر صحافی کا قتل انسانیت کا قتل ہے ۔ ایوان صحافت کے صدر نے کہا کہ شجاعت بخاری ایک نڈر صحافی تھے اور ان کی ہلاکت سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق کشمیر پریس کلب نے سینئر صحافی شجاعت بخاری کے قتل کو انسانیت کا قتل قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ حملہ پوری صحافتی برادری پر حملہ ہے۔ کشمیر پریس کلب کے نائب صدر شفاعت کی جانب سے جاری بیان کے مطابق شجاعت بخاری پر کیا گیا حملہ ناقابل برداشت ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہیں۔ نائب صدر کے مطابق اس طرح کے حملوں سے کشمیر کے صحافیوں کو خاموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

قتل سفاکانہ و انسانیت سوز: جماعت اسلامی

سری نگر/ جماعت اسلامی جموں وکشمیر نے وادی کے موقر انگریزی روزنامہ رائزنگ کشمیر کے چیف ایڈیٹر اور معروف صحافی شجاعت بخاری کے قتل کو سفاکانہ اور انسانیت سوز قرار دیتے ہوئے اس غیر انسانی حرکت کی کڑی مذمت کرتی ہے جس میں مرحوم شجاعت بخاری کے علاوہ ان کے دو ذاتی محافظ بھی جاں بحق ہو گئے۔ ایڈوکیٹ زاہد علی ترجمان اعلیٰ جماعت اسلامی کی جانب سے کے این این کو موصولہ بیان کے مطابق یہ دراصل یہاں کے عوام کی آواز کو دبانے کی ایک وحشیانہ کارروائی اور بنیادی انسانی حقوق کی ایک صریح پامالی ہے جس کو کوئی بھی مہذب انسانی سماج قبول نہیں کر سکتا ہے۔ میڈیا عوام کی آواز کو دنیا تک ابلاغ کرنے کا ایک ذریعہ ہے علی الخصوص ان مظلوموں کی آواز کا علمبردار ہوتا ہے جو کسی ظالم وجابر قوت کے مظالم اور من مانیوں کا شکار ہوں اور میڈیا سے وابستہ کسی فرد کو قتل کرنا دراصل عوام کی حقیقی آواز اور ان کی حقوں کو دبانے کے مترادف ہے اور ظالموں اور جابروں کے ہاتھوں کو مضبوط کرانے کی ایک گستاخانہ کوشش ہے۔ متنازعہ خطوں میں ہمیشہ غیر جانبدار صحافی ظالموں اور جابروں کے نشانے پر رہے ہیں تاکہ عوام پر ڈھائے جا رہے ظلم و جبر کو ضبط تحریر میں لانے کے ذرائع پر قدغن عائد کی جائے۔ کسی سماج خاطر بالخصوص کی حقیقی صورتحال کو دنیا کے سامنے پیش ہونے سے روکنے کی خاطر ظالموں نے ہمیشہ یہ گھناؤنے حربے استعمال کئے ہیں اور موجودہ زمانے میں میڈیا سے وابستہ افراد ہی ان حربوں کے شکار بنے ہیں لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ظالموں کی یہ کارروائیاں حقائق کو چھپانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوئی ہیں۔ اسلام جو انسانی حقوق کا علمبردار ہے نے ہمیشہ حق تنقید کا دفاع کرنے کے علاوہ اس کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے اور انسان کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق بھی فراہم کیا ہے۔ کبھی بھی اس طرح کی بہیمانہ کارروائیوں کی حمایت نہیں کرتا ہے اور اس لئے کوئی بھی اسلام پسند فرد اس طرح کی کارروائی کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہے۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا اسوہ حسنہ ایک ناقابل تردید شہادت کے طور پر ہمارے سامنے ہے۔ جماعت اسلامی جموں وکشمیر اسلام کو انسانی زندگی کے لیے ایک واحد اور بہترین ضابطہ اور لائحہ عمل قرار دیتی ہے اور اس طور کسی بھی بے گناہ انسانی جان لینے کی کارروائی کو انسانیت سوز مانتے ہوئے اس کی کڑی مذمت کرتی ہے۔ جماعت اسلامی جموں وکشمیر مرحوم شجاعت بخاری کی صحافتی میدان میں ان کی عظیم خدمات کو زبردست خراج پیش کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی اور دیگر ارکان جماعت کی طرف سے غمزدہ خاندان کے ساتھ مکمل یکجہتی اور عظیم سانحہ پر گہرے افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم شجاعت بخاری کو اپنی مغفرت سے نوازے۔

سانحہ وحشیانہ اور سفاکانہ: ڈاکٹر فاروق

سرینگر / سابق وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ریاست جموں کشمیر کے معروف صحافی ، قلمکار ، ادیب اور دانشور سید شجاعت بخاری کی وحشیانہ اور سفاکانہ قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے ہلاکت کو انسانیت کا قتل قرار دیتے ہوئے کہا کہ مرحوم نے ریاست میں صحافت کو پروان چڑھانے میں اہم رول ادا کیا۔ شجاعت بخاری نے اپنی پوری زندگی لوگوں کیلئے وقف کی اور مسائل کو اجاگر کرنے کیلئے پیش پیش رہتے تھے۔ وہ امن کے متلاشی تھے۔ ڈاکٹر فاروق نے کہا کہ شہید شجاعت بخاری کے قاتلوں کو بے نقاب کر کے انہیں سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے سید شجاعت بخاری کے پسماندگان کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کی۔

ہلاکت سے انسانیت ہل گئی: کربلائی

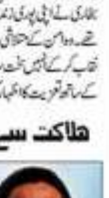

کرگل/ لداخ سے کانگریس کے سینئر لیڈر و ممبر اسمبلی کرگل حاجی اصغر علی کربلائی نے معروف صحافی سید شجاعت بخاری کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سانحہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے اپنی زندگی لوگوں کے مسائل کو اجاگر کرنے اور امن کو فروغ دینے میں صرف کی۔ مرحوم ایک ذہین اور قابل قلمکار ہونے کے ساتھ ساتھ دانشور بھی تھے جن کی صحافتی اور ادبی میدان میں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

شجاعت بخاری ایک شخص نہیں بلکہ ایک آواز کا نام ؟

ریاض مسرور

سید شجاعت حسین بخاری سری نگر سے انگریزی اور اردو میں اخبار شائع کرتے تھے جبکہ کشمیر زبان میں ایک ہفتہ وار جریدے کی ادارت کرتے تھے۔ پچاس سالہ شجاعت بخاری نے تیس سال قبل صحافت کا آغاز وید بھسین کے کشمیر ٹائمز میں ایک تربیتی رپورٹر کے طور پر کیا تھا۔ شمالی کشمیر کے بارہمولہ کے کریری قصبے کے ایک آسودہ حال خاندان سے تعلق رکھنے والے سید شجاعت بخاری نے سرکاری نوکری ترک کر کے صحافت میں قدم رکھا تھا اور چند سال کے اندر ہی وہ ایک معروف اور سلجھے ہوئے صحافی کے طور پر اُبھرے۔ سنہ 1997 میں شجاعت بخاری بھارت کے انگریزی روز نامہ 'دا ہندو' کے خصوصی نامہ نگار تعینات ہوئے اور 15 سال تک اسی اخبار کے لیے کام کیا۔ اس دوران وہ جرمنی کے ریڈیو ڈائچے ویلے کے بھی نامہ نگار رہے۔ شجاعت بخاری نے سنہ 2008 میں کشمیر میڈیا گروپ نامی صحافتی ادارہ کی بنیاد رکھی اور اسی کے تحت انگریزی روزنامہ رائزنگ کشمیر، اردو روزنامہ بلند کشمیر، اردو ہفت روزہ کشمیر پرچم اور کشمیری زبان کا ہفت وار اخبار سنگرمال جاری کیے۔ گذشتہ چند سال سے وہ رائزنگ کشمیر کے ہمہ وقتی مدیر تھے۔ وہ امریکی رضاکار ادارہ روٹری کلب کے ساتھ بھی کئی سال تک وابستہ رہے اور وادی میں فنکاروں اور اداکاروں کی بہبود کے لیے انھوں نے کشمیر آرٹ فاؤنڈیشن بھی قائم کی۔ کشمیری زبان کے احیا کے لیے بھی انھوں نے کافی کام کیا اور وہ اس زبان میں لکھے گئے ادب کی ترویج و اشاعت کے لیے سرگرم تنظیم 'ادبی مرکز کمراز' کے صدر بھی رہے ہیں۔ انھوں نے امریکہ، مشرق وسطی اور یورپ میں درجنوں شہروں کا دورہ کیا اور اکثر انھیں کشمیر، افغانستان اور دیگر عالمی امور سے متعلق کانفرنسوں میں مدعو کیا جاتا تھا۔ جمعرات کو ہلاکت سے چند ہی روز قبل وہ سپین میں ورلڈ ایڈیٹرز کانفرنس میں شرکت کے بعد لوٹے تھے۔ شجاعت کے قریبی ساتھیوں کا کہنا ہے کہ وہ ملنسار اور مثبت سوچ کے مالک تھے۔ ان کے اخبار 'بلند کشمیر' کے مدیر راشد مقبول کہتے ہیں: 'شجاعت صاحب نے اپنی صحافت میں اعتدال برقرار رکھا، وہ کشمیر کی کہانی کو ہر زاویے سے کہنے میں ماہر تھے۔' شجاعت کا حلقہ اثر کشمیر ہی نہیں بلکہ ہندوستان، پاکستان اور دیگر ممالک میں بھی تھا۔ وہ سوشل میڈیا پر بھی سرگرم تھے اور اکثر صورتحال سے متعلق شدید مباحثوں میں شریک ہوتے تھے۔ انھیں سنہ 2006 میں نامعلوم افراد نے اغوا کر کے گولی مارنے کی کوشش کی تاہم شجاعت ان کی گرفت سے بھاگ نکلے اور بعد میں انھوں نے بتایا کہ جب انھیں گولی مارنے کی کوشش کی گئی تو بندوق بردار کی پستول لاک ہو گئی۔ بعد میں حکومت نے انھیں سکیورٹی فراہم کی اور گذشتہ کئی برسوں سے ان کے ساتھ کم از کم چار ذاتی محافظ تعینات رہتے تھے۔ جمعرات کو جب وہ دفتر سے گھر کی طرف روانہ ہونے کے لیے گاڑی میں بیٹھے تو ان کے محافظ ممتاز احمد اور عبدالحمید ان کے ساتھ تھے جو دونوں حملے میں ان کے ساتھ ہی مارے گئے۔ شجاعت نے دس سال قبل سنگاپور یونیورسٹی سے ایک فیلوشپ پروگرام کے تحت علم صحافت میں پی ایچ ڈی کیا تھا۔ ان کی تحریریں بی بی سی اور دیگر عالمی نشریاتی اداروں میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ وہ اظہار رائے کی آزادی کے لیے بھی سرگرم تھے۔ شجاعت کی اہلیہ محکمۂ صحت میں سینیئر ڈاکٹر ہیں اور ان کے پسماندگان میں ان کی بیوی اور والدین کے علاوہ بیٹا اور بیٹی ہیں۔

کشمیر میں صحافت کا ایک باب خاموش

ماجد جہانگیر

صحافی شجاعت بخاری کو جمعرات کو ان کے دفتر کے باہر سرینگر کے پریس کالونی میں نامعلوم حملہ آوروں نے گولی ماردی تھی 'خاندان میں ہر کوئی صدمے میں ہے، یہاں کون بات کرے گا۔' مجھے یہ جواب اس وقت ملا جب میں کریری پہنچا اور شجاعت بخاری کے کزن سعید بشارت سے ان کے خاندان سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ شمالی کشمیر کے اس گاؤں میں ہر آنکھ نم اور ہر چہرہ اداس ہے۔ اپنا اور پرایا ہر ایک نڈھال ہے اور شجاعت بخاری کی موت کا مطلب تلاش کر رہا ہے۔ سینئر صحافی شجاعت بخاری کو جمعرات کو ان کے دفتر کے باہر سرینگر کے پریس کالونی میں نامعلوم حملہ آوروں نے گولی ماردی تھی۔ اس واقعے میں ان کے دو سکیورٹی اہلکار بھی ہلاک ہوئے۔ کریری میں ان کے گھر کے صحن میں لوگوں کی بھیڑ تھی۔ بہت سی خواتین گھر کے برآمدے میں بلند آواز سے رو رہی تھیں۔ ایک بزرگ عورت چلا رہی تھی، 'میرے افسر تم کہاں چلے گئے۔' صحن میں شجاعت بخاری کی میت کو ایک کپڑا میں لپیٹ ایک چارپائی پر رکھا گیا تھا۔ بہت سے رشتہ دار اور دوست اس آخری الوداع میں شامل ہونے کے لیے آئے تھے۔ شجاعت بخاری نے اپنے سوگواران میں دو بیٹے، بیوی اور والدین کو سوگوار چھوڑا ہے۔ سعید بشارت نے اس واقعہ کو قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا، 'پورا خاندان گہرے صدمے میں ہے۔ ہمارے پاس اسے بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ ہمیں نہیں پتہ کہ کس نے ایسا کیا۔ جس نے بھی کیا ہے اس نے ایک ایک سمجھے ہوئے صحافی، ایک قلمکار اور ایک دانشور کا قتل کیا ہے۔ یہ گھناؤنا قتل ہے۔ شجاعت صاحب ہر ایک پلیٹ فارم پر مظلوموں کی نمائندگی کرتے تھے۔ جنھوں نے بھی یہ کیا ہے انھوں نے رمضان المبارک کے مقدس مہینے کا بھی لحاظ نہیں کیا۔' شجاعت بخاری کئی سالوں سے سری نگر میں رہتے تھے۔ ان کے بہت سے رشتہ دار بھی سری نگر میں رہتے ہیں۔ عید یا کسی بڑے تہوار پر تمام لوگ گاؤں میں جمع ہوتے ہیں۔ بشارت کہتے ہیں، 'ہمارے جو بھی رشتہ دار سری نگر میں رہتے ہیں، توقع ہے کہ وہ تمام عید جیسے موقع پر گاؤں آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کا (شجاعت بخاری) کا بھی انتظار ہو رہا تھا۔' شجاعت بخاری کئی سالوں سے سری نگر میں رہتے تھے اور عید کے موقع پر ان کے گاؤں میں ان کا انتظار ہو رہا تھا۔ آہ بھرتے ہوئے وہ کہنے لگے کہ جو خوشیاں تھیں وہ غم میں تبدیل ہو گئیں۔ شجاعت بخاری کے گاؤں کے ایک نوجوان، عادل کہتے ہیں، 'اس طرح کی قتل ہر شخص کی مذمت کرے گا۔ یہ ایک معصوم کا قتل ہے۔ آج تک انھوں نے یہاں کسی کے ساتھ اونچی آواز سے کسی آواز سے بات نہیں کی۔ جب بھی ہم سے ملتے تھے، وہ ہمیں ایک بیٹے کی طرح رکھتے تھے۔' ان کے قریبی دوستوں میں سے ایک طارق علی میر کا کہنا ہے کہ جس طرح سے شجاعت بخاری کو قتل کیا گیا ہے وہ بہت سے سوالات اٹھاتے ہیں۔ انھوں نے کہا، 'کشمیر کی صحافت میں ایک باب خاموش کر دیا گیا ہے۔ مجھے بتاؤ کہ صحافی کس جگہ محفوظ کہاں ہے، یہ صحافتی برادری کے لیے ایک بڑا سانحہ ہے۔'

قلــم کی باثر آواز

سرینگر کی پریس کالونی میں سید شجاعت بخاری دو محافظوں سمیت نامعلوم بـنـدوق بـرداروں کے ھاتھوں جاں بحق، نماز جنازہ میں ھزاروں لوگوں کی شرکت

سرینگر/ ولایت ٹائمز/ کے این این/ جمعرات کی شام سرینگر کے لال لال چوک میں واقع پریس کالونی کے احاطہ میں نامعلوم اسلحہ برداروں کے ہاتھوں دو ذاتی محافظوں سمیت جاں بحق ہوئے سینئر صحافی، تجزیہ نگار اور کالم نویس سید شجاعت بخاری کی آخری رسومات آبائی علاقہ کریری پٹن بارہمولہ میں جمعہ کی صبح انجام دی گئیں۔ نماز جنازہ میں مرحوم کے برادر اکبر سید بشارت بخاری، سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، وزیر تعمیرات نعیم اختر، کانگریس کے سابق صدر پروفیسر سیف الدین سوز، سابق وزیر تاج محی الدین، سابق وزیر عبدالحق خان، نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکریٹری علی محمد ساگر، پارٹی کے صوبائی صدر ناصر اسلم وانی، کئی مزاحمتی لیڈروں، سینئر و جونیئر صحافیوں اور مرحوم کے قریبی دوست واحباب کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مرحوم شجاعت بخاری کے جلوس جنازہ میں شامل لوگوں کی آنکھیں اشکبار تھیں جبکہ مرحوم کے آبائی گھر واقع کریری میں ماتم کا عالم تھا اور ہر طرف خواتین کی چیخ وپکار سنائی دے رہی تھیں۔ سرینگر سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامہ رائزنگ کشمیر کے چیف ایڈیٹر اور سینئر صحافی شجاعت بخاری کی میت کو آبائی مقبرہ میں ہزاروں اشکبار آنکھوں اور افسردہ چہروں کے سامنے سپرد لحد کیا گیا۔ اس موقعہ پر قصبہ کریری میں غم والم پایا جاتا تھا اور نزدیکی علاقوں بشمول واگورہ، وترگام، پٹن، سنگرامہ اور دیگر کئی دیہات سے بھی سینکڑوں لوگ مرحوم کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے پہنچے تھے۔ نماز جنازہ کے موقعہ پر مقررین نے مرحوم کی صحافتی، سماجی اور ادبی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ خیال رہے کہ جمعرات کی شام جب شجاعت بخاری اپنے دفتر واقع پریس کالونی سرینگر سے شام کے تقریباً ساڑھے سات بجے نکل کر کہیں جا رہے تھے تو اپنی نجی گاڑی میں سوار ہوتے ہی نامعلوم اسلحہ برداروں نے ان پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں شجاعت بخاری اور ان کے دو ذاتی محافظ شدید زخمی ہوگئے۔ تینوں زخمیوں کو ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے شجاعت اور ان کے ایک محافظ کو مردہ قرار دیا جبکہ دوسرا محافظ شام دیر گئے زخموں کی تاب نہ لاکر دم توڑ بیٹھا۔ ادھر پولیس نے جمعرات کو رات دیر گئے موٹر سائیکل پر سوار تین نامعلوم افراد کی ایک تصویر منظر عام پر لائی، جن کے بارے میں شبہ کیا جاتا ہے کہ یہی شجاعت بخاری کی ہلاکت میں ملوث ہوسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ریاستی پولیس کی جانب سے جاری کردہ بیان میں لوگوں سے تعاون طلب کیا گیا ہے کہ موٹر سائیکل پر سوار تین نوجوانوں کی شناخت میں مدد دی جائے۔

ساری قوم ماتم کناں: محبوبہ مفتی

سری نگر/ ریاست کی خاتون وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے وادی کشمیر کے معروف صحافی، قلمکار اور دانشور سید شجاعت بخاری کی ہلاکت پر گہرے رنج و دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی صحافتی میدان میں خدمات کو یاد کیا۔ انہوں نے سانحہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور کہا کہ سید شجاعت بخاری کی ہلاکت پر بین الاقوامی اور قومی سطح پر ایک شور برپا ہوا ہے۔ ساری انسانیت اس سانحے میں سوگوار ہیں۔ انہوں نے مرحوم کے برادر و ریاستی وزیر سید بشارت بخاری کے علاوہ دیگر لواحقین سے تعزیت پیش کی۔

سانحہ میں ملوث ملزمان کو انصاف کے کٹھہرے میں لایا جائے/دفتر خارجہ ترجمان

سرینگر/ ہے کے این ایس/ پاکستان نے کشمیر میں سینئر صحافی شجاعت بخاری کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے قتل میں ملوث ملزمان کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کردیا ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ ڈاکٹر محمد فیصل نے کشمیر میں صحافی شجاعت بخاری کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ شجاعت بخاری کو افطاری کے وقت ان کے گھر کے باہر قتل کیا گیا، بھارت کی جانب سے اس طرح کے مظالم کا کوئی جواب نہیں۔ ترجمان دفتر خارجہ نے مطالبہ کیا کہ قتل میں ملوث ملزمان کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ شجاعت بخاری نے کشمیر کی صورتحال پر اقوام متحدہ انسانی حقوق کمیشن کی رپورٹ نوٹ کی تھی، جس کے چند گھنٹوں بعد انہیں شہید کردیا گیا۔

سانحہ مصیبت اعظمیٰ: عباس انصاری

سرینگر/ اتحاد المسلمین جموں وکشمیر نے نامور صحافی اور قلمکار سید شجاعت بخاری کی ہلاکت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ ایک تعزیتی پیغام میں تنظیم کے سربراہ و بزرگ مزاحمتی رہنما مولانا محمد عباس انصاری نے شجاعت بخاری پر حملہ کو آزادی رائے پر حملہ قرار دیا اور کہا کہ اس طرح کی بزدلانہ کارروائی نہ صرف مذموم عمل ہے بلکہ کشمیر کی آواز کو خاموش کرنے کی ایک گہری سازش ہے۔ انہوں نے مرحوم بخاری کو کشمیری قوم کا حامی اور آزاد قلمکار قرار دیتے ہوئے کہا کہ شجاعت کا قتل ایک منصوبہ بند سازش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافی پر حملہ صحافت پر حملہ ہے اور صحافت پر حملہ سراسر سماج اور آزادی رائے پر حملہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ شجاعت بخاری کا قتل ایک فرد کا قتل نہیں بلکہ دسیوں ہزار افراد کے قتل کے برابر ہے اور یہ بزدلانہ اقدام کشمیری قوم کیلئے ایک مصیبت عظمیٰ ہے۔

ھلاکت بھیمانہ قتل: سید گیلانی

سری نگر/ بزرگ حریت قائد و چیئرمین حریت (گ) سید علی گیلانی نے معروف صحافی سید شجاعت بخاری کے نامعلوم بندوق برداروں کے ہاتھوں بہیمانہ قتل پر اپنی گہری تشویش اور رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ذاتی طور پر یہ خبر سن کر دلی صدمہ اور دکھ پہنچا ہے۔ موصولہ بیان میں انہوں نے کہا کہ کسی معصوم انسان کو قتل کرنا پوری انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ حریت راہنما نے غمزدہ خاندان کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی اور تعزیت کا بھی اظہار کیا۔

سانحہ کشمیری قوم کیلئے لمحہ فکریہ: میرواعظ

سرینگر/ کے ایں/ جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میرواعظ ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق نے وادی کشمیر کے معروف صحافی، قلمکار، ادیب اور دانشور سید شجاعت بخاری کو نامعلوم بندوق برداروں کی جانب سے شہید کئے جانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ نہ صرف صحافتی آزادی پر حملہ ہے بلکہ یہ یہاں کے ہر شخص اور یہاں کے عوام پر حملہ ہے۔ "ولایت ٹائمز" کے مطابق مرکزی جامع مسجد سرینگر میں نماز جمعہ سے قبل مرحوم صحافی کو صحافت، کشمیری زبان وادب اور یہاں کے عوام کے حقوق کی ترجمانی کے حوالے سے ان کی گرانقدر خدمات پر زبردست خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے میرواعظ نے کہا کہ سید شجاعت بخاری نہ صرف ایک صحافی ہی نہیں بلکہ ایک دانشور اور کشمیری زبان وادب کے ترجمان تھے جو کشمیریوں کو درپیش مسائل و معاملات پر بھی اپنی ایک منفرد رائے اور نظریہ رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ روز تحریک آزادی میں جہاں یہاں کے عوام اور قیادت نے بے پناہ جانی و مالی قربانیاں پیش کیں وہیں یہاں کی صحافتی برادری نے مشکل ترین حالات میں اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے جانی قربانیاں پیش کیں اور یہاں کے عوام کی آواز دنیا تک پہنچانے کی کوششیں کیں۔ ان کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ میرواعظ نے کہا کہ اس قتل ناحق کی زندگی کے ہر مکتبہ فکر سے وابستہ لوگوں نے مذمت کی اور اس طرح کے عناصر کشمیری عوام اور ان کی تحریک کے ہمدرد نہیں ہوسکتے۔ میرواعظ نے بخاری کے قتل کو واقعی عناد اور دشمنی کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ انسانیت کا قتل ہے اور اس پر خاموش نہیں رہا جاسکتا۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا کہ جب بھارت، پاکستان، متحدہ جہاد کونسل اور دیگر عسکری تنظیموں نے اس قتل ناحق کی شدید مذمت کی تو پھر آخر یہ نامعلوم بندوق بردار کون ہیں جو یہاں کی قیادت، دانشوروں، صحافیوں اور تحریک کے ہمدردوں کو مار رہے ہیں۔ یہ کالی بھیڑیں ہیں جو کشمیریوں کی تحریک آزادی پر دہشت گردی کا لیبل چسپاں کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے ہر مکتبہ فکر سے وابستہ لوگوں کو ایسے عناصر کو بے نقاب کرنے کیلئے آگے آنا چاہئے۔ میرواعظ نے اس طرح کے واقعات کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اقوام متحدہ سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھارت، پاکستان اور کشمیری نمائندوں پر مشتمل ایک کمیشن کا قیام عمل میں لائیں تاکہ اس طرح کے واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہوسکے۔ اس موقعہ پر عوام نے یک زبان ہوکر اس بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کی۔ میرواعظ نے کہا کہ میں بحیثیت القوم اور من حیث الجماعت یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس طرح کے واقعات کی مذمت کریں۔

بیھمانہ قتل افسوسناک عمل: یاسین ملک

سرینگر/ جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین جناب محمد یاسین ملک نے سینئر کشمیری صحافی اور دانشور سید شجاعت بخاری کے بہیمانہ قتل کو ایک افسوسناک اور قبیح عمل ہے۔ اس موقع پر لبریشن فرنٹ چیئرمین مرحوم کے والد گرامی سے بھی ملاقی ہوئے اور ان سمیت دوسرے غمزدہ لواحقین کے ساتھ تعزیت و یکجہتی کا اظہار کیا۔ انہوں نے مرحوم کیلئے جنت نشینی کی دعا کرتے ہوئے ان کے غمزدہ لواحقین کیلئے بھی صبر جمیل و جزیل کی دعائیں کیں۔

بین الاقوامی تحقیقات کی جائے: صلاح الدین

سری نگر/ کے این این/ حزب سربراہ اور متحدہ جہاد کونسل کے چیئرمین صلاح الدین نے ڈاکٹر شجاعت بخاری کے قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ان کے اس پراسرار قتل کی عالمی اداروں کے ذریعے سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔ کے این این کو سید صداقت حسین ترجمان متحدہ جہاد کونسل کی جانب سے موصولہ بیان کے مطابق جونہی اقوام متحدہ کے شعبہ انسانی حقوق نے جموں وکشمیر میں بھارتی فورسز کی طرف سے انسانی حقوق کی شدید پامالی کی تاریخ ساز رپورٹ منظر عام پر لائی، عین اسی وقت انسانی حقوق کے سرگرم کارکن اور معروف صحافی ڈاکٹر شجاعت بخاری کو قتل کی سوالات کو جنم دے رہا ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر شجاعت بخاری کا تعلق ہے وہ ہمیشہ اپنے کئی اخبارات کے ذریعے تحریک آزادی کشمیر کی بات کرتے رہے۔

اصل عید گناہوں سے بچنا اور مظلوم کو فراموش نہ کرنا ہے

سید مظفر مدنی

لغت میں عید کے معنی واپس پلٹنے کے ہیں، لہذا جن دنوں میں قوم وملت کی مشکلات دور ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی پہلی فتح اور کامیابی کی طرف پلٹ آتے ہیں تو اس کو عید کہتے ہیں۔ ماہ مبارک رمضان کی اطاعت انجام دینے کے بعد انسان کے اندر پہلے والی روح وجان واپس آجاتی ہے اور جو بھی آلودگیاں فطرت کے برخلاف ہیں وہ ختم ہو جاتی ہیں تو اس دن کو عید کہا جاتا ہے۔ لہذا یہ کہنا بجا ہوگا جس دن بھی انسان گناہوں سے اپنے آپ کو بچا سکے وہ دن کامیابی، پاکیزگی اور فطرت کی طرف پلٹنے کا دن ہے اور اس دن کو ہم عید کہتے ہیں اس بات کی تائید یہ حدیث شریف میں ملتی ہے۔

"و کل یوم لا یعصی اللہ فیہ فھو یوم عید" جس دن بھی خدا کی معصیت نہ ہو وہ عید کا دن۔ عید سعید فطرہ کے موقع پر مسلمانوں کو اپنے اہم وظائف کی طرف خاص خیال رکھنا چاہیے جیسا کہ ہم سب اس بات سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں کہ اسلام کی ایک اہم اعیاد میں عید سعید فطرہ ہیں کیا یہ عید ہر فرد کے لئے خوشحالی کا دن ہے یا نہیں؟

عید سعید فطرا یسے افرادوں کے لیے عید کا حقیقی مفہوم ومعنی رکھتی ہیں جنہوں نے اس ماہ مبارک میں خداوند کریم کے حکم کی اطاعت اور فرمانبرداری کی اور حکم خدا پر لبیک کہہ کر ایک مہینہ مسلسل بھوک اور پیاس کے علاوہ تمام گناہوں سے اپنے نفوس کو بچایا ہیں۔ حضرت علی (ع) نے عید فطر کے متعلق اپنے ایک حکیمانہ فرمان میں اہم نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں: آج کا دن فقط ان لوگوں کے لئے عید ہے جن کے روزہ اور عبادتیں، پروردگار عالم کی بارگاہ میں مقبول ہوگئی ہیں۔

عید کا مفہوم بعض لوگوں کے نزدیک شادی اور لہو ولعب تک ہی منحصر ہیں ایسے افراد عید کے دن امور معنوی کو فراموش کر دیتے ہیں لیکن وہ اس بات سے غافل ہیں کہ عید کا مفہوم کچھ اور ہی ہے جس کی حقیقت امام حسن (ع) کی اس فرمائش سے واضح ہو جاتی ہے۔

امام حسن (ع) نے عید کے دن کھیل تماشے میں مصروف لوگوں کی طرف دیکھ کر اپنے اصحاب کی طرف رخ کر کے فرمایا: "خداوند عالم نے ماہ رمضان کو اپنے بندوں کیلئے مقابلے کا میدان قرار دیا ہے تا کہ خدا کی اطاعت کرنے کے ذریعے رضائے الٰہی کی طرف ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرے۔ ایک گروہ آگے نکل کر یہ مقابلہ جیتا ہے اور ایک گروہ پیچھے رہ کر ہار جاتا ہے۔ آج نیکی کرنے والے جزا پاتے ہیں اور کوتاہی کرنے والے ناکام ہوتے ہیں۔۔۔۔ مجھے اس کھیل تماشے میں مصروف لوگوں کی ہنسی پر تعجب ہوتا ہے۔ خدا کی قسم اگر پردہ اٹھ جائے تو نیکی کرنے والے اپنے نیک کاموں میں مشغول ہونگے جبکہ بدکاران اپنے بدکاری میں گرفتار ہونگے۔

کچھ افراد کے نزدیک عید کا مفہوم زکاۃ فطرہ کا ادا کرنا یا جمع کروانا کے حد تک ہی منحصر ہوتا ہے لیکن زکاۃ فطرہ کو اسکے حقیقی وارثا تک پہنچانا جو دین اسلام کا اصلی مقصد ہے وہ بے خیال ہوتے ہیں ایسے افراد کو جو بھی آگاہی ملتی ہے کہ فلاں شخص نے زکاۃ فطرہ ادا نہیں کیا ایسی صورت میں مذکورہ فرد کو وعظ ونصیحت کرتے ہیں اور حق بھی یہی ہے کہ ایسے افرادوں کو زکاۃ فطرہ کے فلسفے سے آگاہ کرے لیکن حق یہ بھی بنتا ہے کہ مستحق تک نہ پہنچنے کی صورت میں ہم افراد مقصر سے بازخواست کرے جو ہمارا دینی فریضہ بنتا ہے۔

لیکن اسلامی ثقافت میں عید کا مفہوم وسیع تر نظر آ رہا ہے۔ شادمانی، خوشحالی اور زکاۃ فطرہ کے جمع آوری کے علاوہ اسلام نے امور معنوی کی طرف تاکید کر کے مسلمانوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرایا تا کہ خوشحالی اور مسرت کے عالم میں کہیں عید کے اصلی ہدف (خدا کی رضایت) کو فراموش نہ کرے اگر خدا کی رضایت شامل حال ہو اس وقت خوشحالی، مسرت، اور فطرہ معنی رکھتی ہے یعنی ہماری شادیاں، خوشحالی اور ادا زکاۃ فطرہ میں خدائی رنگ ہونا چاہئے نہ کسی فرد کے لئے یہ کام انجام دیا جائے۔

عید سعید فطرہ بہت سارے پیغامات کی طرف اشارہ کرتی ہیں جن میں سے ایک اہم پیغام مسکینوں اور یتیموں کی دیکھ بال اس کے ساتھ ساتھ یہ عید جس اخلاقی فریضہ کی جانب ہمیں رہنمائی کرتی ہے وہ ان گھرانوں کی زیارت جن کے عزیز حق کی خاطر قتل ہوئے۔ کشمیر کے حالات کو مدنظر رکھ کر ہمارا اخلاقی فریضہ بنتا ہیں ہم سب سے پہلے ان افرادوں کے گھر جائے جو ظلم اور بربریت کے شکار ہوئے جن کو اپنا حق مانگنے پر پلٹ کا شکار بنایا، جن گھرانوں کے افراد نے پچھلے سال کی عید کو اپنے آنکھوں کی بصیرت سے درک کیا تھا لیکن افسوس ظالم حکمران نے ان کی آنکھوں کی بصیرت ان سے چھین لی، جن گھروں کے چھوٹے چھوٹے بچے آپنے والدین کی انتظار میں ہونگے ایسی صورت حال میں ہر کشمیری کا اخلاقی فرض بنتا ہے ایسے گھرانوں کی احوال پرسی کے لیے جائے اور یہ ہمارا دینی فریضہ بھی ہیں۔ کیونکہ مومن کی علامت کو دین اسلام نے واضح طور بیان فرمائی ہے کہ مومن کی مثال ایک بدن کے مانند ہیں کہ اگر ایک عضو میں درد ہو اس صورت میں تمام بدن بے قرار ہوتا ہے۔ عید کے دن کشمیر کے بعض گھرانوں کا حال یہی ہوگا وہ اپنے عزیزوں کے بچھڑنے سے غمگین ہونگے کہیں ہم عید کے شادیوں اور خوشیوں میں انکے غم کو نظرانداز نہ کریں۔۔ والسلام

امام خمینی (رہ) انٹرنیشنل یونیورسٹی قم ایران

عید ہمیں وحدت اور باہمی اتفاق کا سبق دیتی ہے: مولانا قمی

سرینگر/ حریت رہنما وچیرمین ولایت جموں وکشمیر کے سربراہ مولانا سید محمد شبیر قمی نے مرکزی مسجد ذوجیہ شلوہ بڈگام میں نماز عید کی پیشوائی کی۔ اس دوران انہوں نے اپنے خطاب میں امت اسلامیہ کو عید الفطر کے مقدس موقع پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے باہمی اتحاد و یکجہتی کی اپیل کی۔ مولانا قمی نے مسلم دنیا بالخصوص یمن، بحرین، شام، فلسطین اور کشمیر کی موجودہ خونین صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے او آئی سی اور دیگر اثر ورسوخ رکھنے والی اسلامی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ مسلم دنیا کی خونین صورتحال پر روک لگانے میں عملی اقدامات اٹھائے۔ مولانا قمی نے بے گناہ اور معصوم مسلمانوں کے قتل عام کو شیطانی طاقتوں کی منصوبہ بند سازش قرار دیتے ہوئے امت مسلمہ سے اپیل کی کہ وہ جزوی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کندھے سے کندھا ملا کر ان سازشوں کو بے نقاب اور ناکام کریں۔

عیدگاہ سرینگر میں میرواعظ کشمیر مولانا عمر فاروق عوام کے بھاری اجتماع سے عید کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے

Eid Al-Fitr 'A great opportunity for the Islamic Ummah to Unite.'

Writer: Sahil Abas

You shall complete the number (of days) and you may glorify Allah for His guiding you, and that you may be thankful. (Surah Al-Baqarah verse no. 185) I testify that there is no god but Allah, the One and Only God, without any partner, who is the king of kings and the master of masters, and that Muhammad (Saww) is His Servant and Messenger. Lord! You are the Lord of greatness and magnanimity, generosity and might, potency, authority and dignity! I plead to You on this Day which You have made as an Eid for the Muslims and as a treasure for Muhammad (Saww) and an increase (in his prestige), to bless Muhammad (Saww) and the progeny of Muhammad (Saww), and to forgive us and all believing men and women, and all Muslim men and women, the living and the dead. O Most Merciful of the merciful! I plead to You to grant us of the best of that for which your righteous servants plead to You, and I seek refuge with You against all (evil) from which Your righteous servants seek refuge with You. Allah is the First and the Last of everything, the One Who knows everything and Who brings them back to life. His Kingdom is great; He is the ever-Living Who never dies; when He decrees a thing, He only says to it "Be!" and it is! To You are the voices humbled and the faces succumb, and no vision can ever reach him, nor can any tongue glorify You enough.

Your protection encompasses everything; Your Dignity subdues everything; Your command overwhelms everything, and everything stands through You. Everything is humbled to Your greatness; everything is subjected to Your Exaltation; everything surrenders to Your will, and everything is a subject in Your Kingdom! Our Lord! We have sinned against ourselves and unless You grant us forgiveness and bestow Your mercy upon us, we shall most certainly be lost.

O Almighty! None can forgive us except you. O Lord! the Forgiving One! We have committed so many sins every day of our lives. Only You can forgive, please forgive us! O Most Merciful of the merciful, Please forgive all the Muslims of the Ummah, make their trials easy on them, and let us all meet in Jannah. O Allah! On the day of Eid al-Fitr and each day from now. Please forgive our sins. Open the doors of mercy to us.

Dear Readers, 'Eid al-Fitr' is the first day of the month of Shawwal and one of the greatest religious holidays in Islamic tradition. The meaning of the word "Fitr" is "opening (of something)" and since in this day Muslims break one month of Fasting is called Eid al-Fitr. This is the day about which the Prophet of Islam (Saww) says, "Angels on the day of Eid stand at the alleys and paths and say, 'rush to the Generous Lord who gives great blessings and forgives great sins."

Eid al-Fitr is a time for joy, a time for togetherness and a time to remember Allah's blessings. It is a great blessing to witness the month of divine celebration. The day of Eid is meant for remembering Allah. The Holy Prophet Muhammad (Saww) says: "Give beauty to your Eid by doing Takbir." It is said that the Prophet (Saww) himself used to come out of his home on the day of Eid, reciting the Takbir and glorifying Allah in a loud voice. Let me narrate to you a beautiful story about a day of Eid during the time of Imam Ali ar-Ridha (as). Mamoon who was the Khalifa at that time, had appointed the Imam as his successor. When the day of Eid approached, mamoon sent a message to request the Imam to lead the Eid prayer. Imam refused at first, but when Mamoon insisted he said he would lead the prayer in the same way as his grandfather the Holy Prophet (Saww) did. Mamoon agreed. On the morning of Eid, Imam took a bath and changed his clothes. He put on a white turban and applied perfume. He came out of his home barefooted. He took a few steps, turned his face towards the sky, and said the takbir; Allahu Akber, Allahu Akber. The people of the city had flocked to see the Imam come to lead the Eid prayer. They responded loudly to the Takbir of the Imam. Allahu Akber, they said. The effect was magnetic. People began to throw off their shoes to become bare-footed like the Imam, and they all followed him to the Masjid, reciting the Takbir as they went. When Mamoon heard of the effect Imam was having on the people, he was scared. He quickly sent a message to the Imam that Imam should return to his home, and that he himself was coming to lead the Eid prayer.

Dear Readers, In fact, Celebrating Eid unites Muslims. As a community, they get closer to work together to make it a memorable occasion. Eid prayers, and other programs held to celebrate it allow Muslims to meet and enjoy the company of one another. The Supreme Leader of the Islamic Revolution Ayatollah Syed Ali Hosseini Khamenei said on 25th June, 2017, "Eid Al-Fitr is a great opportunity for the Islamic Ummah to unite."

No sooner do the holy month of Ramadhan is over, the pious get ready to celebrate Eid al-Fitr, Feast of Fast-Breaking, to thank the Almighty who enabled them to fast and to remember the needy and the indigent. Many people wonder why we celebrate Eid at the end of Ramadhan. Are we happy that Ramadhan has finished? Alas! How can we be happy that such a great month of Allah about which the Prophet of Islam (Saww) says, "If People understood what good there was in the month of Ramadhan, they would have liked that it last for a year." Now Ramadhan with all its blessings and mercies, has gone away? The blessings and Importance of the blessed month of Ramadhan are countless so how can we be happy? The actual reason we celebrate Eid is not because we are glad the holy month is over, but because we are thankful to Almighty Allah for giving us the chance and the strength to carry out His commands in the blessed month. We are happy that we were able to fast and pray during the month of Ramadhan, and have hopefully attained Taqwa, the goal of fasting. Imam Ali (as) has a very beautiful hadith about Eid in which he says: Eid is for him whose fasts have been accepted by Allah, and whose worship has been appreciated by Allah. Everyday in which you do not disobey Allah is a day of Eid. This hadith is something to think about. Every day in which we do not commit a single sin, is actually a day of Eid for us. The Prophet Muhammad Mustafa (Saww) and other respectable Personalities celebrated Eid and encouraged all Muslims to do so. They told Muslims to wear good clothes, put on perfume, and go to the Masjid to recite the Eid prayer. They also said we should exchange Eid greetings, visit each other, and generally pass the day joyfully. We are supposed to remember the poor by taking out the fitrah before Eid, and visiting them and sending them gifts if we can. Bear in mind that Paying Zakat al-Fitra is obligatory for Muslims on this day. According to a famous opinion of late scholars, obligatory time for Zakat al-Fitra at the sunset of the eve of Eid al-Fitr. Some have considered its time as the sunrise of the Eid. (Yazdi, al-'Urwa al-wuthqā, vol. 4, p. 222.)

On the day of Eid-ul-Fitr, Muslims keep all their tensions and conflicts aside and greet each other with love and joy. On this day Muslims forgive each other for all of the previous mistakes and by forgiving all that they hug each other and give their relation a fresh start that is based on love and brotherhood with no ulterior motives. On the day of Eid-ul-Fitr Muslims from different countries and places of the world travel to their homelands and hometowns to celebrate the function with the family and friends. Moreover, it is during the festival of Eid that family friends meet with each other thus the members of different families interact with each other. Hence, above everything else, Eid-ul-Fitr holds great social importance as it allows social gathering at least once a year for those who do not interact or meet with each other all year long. For real, Eid-Ul-Fitr is a beautiful gift from Almighty Allah after Ramadhan.

During the whole month of Ramadan in which Muslims fast, the festival of Eid al-Fitr comes as a reward for them during which they make special eating, wearing and celebratory arrangements. It is one of the greatest gifts of Allah that Muslims could enjoy.

The festival of Eid-ul-Fitr is not something, which Muslims have fabricated, or created on their own, neither is it celebrated in commemoration or rememberance of someone. Rather it is a festival that is a special gift of Allah for Muslims. The hadith pertaining to it is narrated by Hazrat Anas (ra) in the following manner: "Holy Prophet came to Madinah, the people had two days in which they used to entertain and amuse themselves. He asked: "What are these two days?" They said: "We used to amuse ourselves and take pleasure in these two days during the Days of Ignorance. The Messenger of Allah (Saww) said, "Allah has substituted for you something better than these two; the Eid of Adha (sacrifice) and the Eid of Fitr ." (Sunan Abi Dawood).

From this hadith it is clear that the function or festival of Eid is a blessing from Allah Almighty so that Muslims could rejoice and celebrate during the days of Eid. Eid al-Fitr is also about remembering loved-ones who have passed away:

Muslims traditionally visit the graves of their loved-ones on Eid after they have been to prayers.Families visit the graves of their family members, clean the gravesite and offer D'uaa or prayers to Allah for forgiveness and also pray that their loved-one's souls find peace.The Eid day starts early when Muslims, first and foremost, gather at mosques, plazas or outdoor squares to perform prayers in new clothes which have been given to them. Immediately after, they wish each other a peaceful and prosperous Eid Mubarak before sharing, with family and friends, the food they have prepared.This day, in Muslim world, brings rejoicing and happiness. The rejoicing is not, however, at the departure of the month of Ramadhan; it is the happiness which man feels after successfully completing an important task. The significance of Eid al-Fitr is purely spiritual. It is the day when the Muslims thank Allah for having given them the will, the strength and the endurance to observe fast and obey His commandment during the holy month of Ramadhan. On the day of Eid al-Fitr, special prayers are held the world over, between sunrise and noon, when the Muslims assemble, in large congregations, wearing their best dresses standing shoulder to shoulder, demonstrating for everyone the universal brotherhood which is another distinguishing feature of Islam 'the religion of God.'

Dear Readers, Eid al -Fitr is related to such a month of blessings, because it is on this day that the strict restrictions of the preceding month are lifted. Unfortunately, in some places, this resumption of the normal activities is misinterpreted as a licence to indulge in activities prohibited in Islam, like gambling, etc. Fortunately, such trends are not common yet; but such people should be made to understand the significance of Eid al-Fitr. Religious observances of the Eid-ul-Fitr are designed to offer thanks to Allah that He helped us in accomplishing the aim of Ramadhan.

Surely, it would be an affront to Allah if anybody, after thanking Him for completing that spiritual training, goes right away sinning against Him!

Had such person known the meaning and purpose of Eid al-Fitr, he could not have indulged in such un-Islamic activities. Eid al-Fitr can be interpreted as a three-fold blessing:

Firstly it provides one more occasion for the Muslims to thank Almighty Allah and remember His blessings. Secondly, it affords an opportunity of spiritual stock-taking, after the month of Ramadhan. A Muslim can now ponder over the strength (or weakness) of his will power; he can see, in the mirror of Ramadhan, what were the strong (or weak) points of his character, because under the stress of fasting, the hidden qualities (or evils) of human character come to surface in such clear way which is, perhaps, not possible otherwise.Thus a man gets a chance of self-diagnosis of the traits of his character, which probably no one else may ever detect.

Thirdly, it enjoins the well-to -do persons to share a portion of what they have with their poor brethren. On the eve of Eid al-Fitr, a Muslim is obliged to give to the needy food-stuff at the rate of a prescribed weight, on behalf of himself and of every member of his family, including servants and guests who were sheltered under his roof on that night. It would certainly be pleasing to Allah if we did not forget these lessons after Eid al-Fitr.

In short, Eid-ul-Fitr is one of most auspicious occasions that is awaited by Muslims all over the world. This festival is a blessing of Allah Almighty and the purpose of it is to help Muslims come close to each other, spread joy and love to all the people that come in contact with a Muslim. It is quoted from Jabir who quoted from Imam al-Baqir (as) and he (as) quoted from the Prophet (Saww) saying, "when the first of Shawwal comes, the caller will call 'O believers! Rush to your rewards in the morning!" He then said, "O Jabir! Rewards of God are not [like] the rewards of kings." And He said, "That day is the day of rewards."(Kulaynī, al-Kāfī, vol. 7, p. 650.)

Let us re-dedicate our life to the cause of humanity, which is the best way to demonstrate our love of God. Let us resolve that our energies, in the coming year, will be directed towards strengthening a society based on mutual respect, brotherly love, and universal understanding. Let us decide that, in the coming year, we will build a social order which would bring not only the material benefits, but also the spiritual satisfaction.

Dear Readers, May the year ahead be fruitful. I wish you all a very happy and blessed Eid. May the blessings of Allah, fill your life with Love, Joy, and Prosperity.

And, in the end, let us pray to Almighty Allah: "O Lord! Make us clean from our errors by the close of the month of Ramadhan, and take us out of our sins when our fast comes to end. And bless us on this Eid day, the day of our festival and our break-fast; and let it be the best day, which passed over us, and forgive us our sins known and unknown."

(Author hails from Chayera Magam & is Studying in 12th Class at Govt. Boys Hr. Sec. School Magam.)

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

Want to Write for Wilayat Times?

Drop your articles and stories at

editorwilayattimes@gmail.com; www.wilayattimes.com

Share and Stay Connected with us @

Vol:04 | Issue:25 | Pages:16 | 18th June 2018 to 24th June 2018 | Rs.5/-

The Zionist regime will perish in the near future: Imam Khamenei

Like all free countries of the world, the people of Palestine--real Palestinians-- should be polled. They should determine the political system of Palestine, and that governing body will decide on the future of others who immigrated to Palestine. There's no other solution to this issue of Palestine: this is a path to the elimination of the Zionist regime. This will happen in the near future.

In meeting with government officials and Islamic countries' ambassadors, the Leader of the Revolution stated: "Today, the policy of the Front of Arrogance represents creation of conflicts and gaps between Muslim nations and inside the Muslim nations, among communities within these nations. This is a plot that the US conspirators and the Zionists have designed for our region; signs of which can be seen in our region."Ayatollah Khamenei offered solutions to the problems the West Asian countries are facing by stating that: "The solution is that Muslim nations discover the main point--i.e. animosity of the Front of Arrogance against the Islamic Ummah and society--and stand up to it. The other essential point constitutes the Zionist regime. This regime is essentially placed in our region, at the heart of the Muslim World, to create conflicts and complications inside the Muslim World."The Supreme Leader of the Islamic Revolution declared: "The Zionist regime is not going to last long. All historic experiences prove this by certainty; because this regime has fundamental legitimacy problems. That some spineless states in West Asia establish diplomatic relations-- open or covert-- with the Zionist Regime cannot resolve the conflict against Palestine. The problems of the Zionist regime do not stem from its relation with other governments and cannot be resolved if a few countries shamelessly develop relations with it. The fundamental probleml lies at the regime's illegitimacy."

SAVE PRECIOUS LIFE

The 12 years old girl namely Syeda Fatima D/O Syed Hussain R/O Sumbal Bandipora is suffering from chronic liver disease. Considering the stage of illness liver transplantation is an ideal treatment for this disease.The girl is presently admitted at Apollo Hospital New Delhi (India). However the family can't afford the expenditure of the treatment and cost is nearly Rs.20 lacs. Kindly help and pray for her to save the precious life.

A/C no:0089040100148531

Name: Fatima Syed; Bank Name: J&K Bank;Branch:Sumbal Bandipora